بِسْمِ اللهِ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوتر مل اسٹاپ لاہور، پاکستان
Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ مسجد کے صحن میں پانی کیلئے بورنگ کی جاسکتی ہے؟

سائل: ایاز حسین(حیدرآباد، پاکستان)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسجد اس زمین کو کہتے ہیں جو نماز کیلئے وقف ہو اور صحنِ مسجد بھی مسجد ہے کہ یہ بھی نماز کیلئے ہی وقف ہوتا ہے۔لہذا صحنِ مسجد میں پانی کیلئے بورنگ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں اگرچہ مسجد کی ضروریات کیلئے ہو یا پانی فروخت کرکے مسجد کی آمدنی میں اضافہ مقصود ہو،اور اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کروانے والے پر فوراً اسے ختم کرنا اور بطور تاوان اپنی جیب سے صحن کی اسی طرح مرمت کروانا لازم ہے جیسے پہلے تھی۔ البتہ اگر بورنگ مسجد بننے سے پہلے ہی کی ہوئی تھی اور بعدِ تعمیرِ مسجد وہ صحنِ مسجد کے اندر آگئی یا فنائے مسجد جیسے وضوخانہ، استنجاء خانہ اور جوتے اتارنے کی جگہ وغیرہ میں کروائی تو حرج نہیں کہ یہ جگہیں مسجد کی ضروریات کیلئے ہی ہیں۔

فتاوی رضویہ میں ہے: مسجد صرف اس زمین کا نام ہے جو نماز کیلئے وقف ہو۔

(فتاوی رضویہ، کتاب الوقف، باب المساجد، جلد16، صفحہ255، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

اسی میں ہے:"صحنِ مسجد، مسجد ہے" (فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ284، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

فتاوی امجدیہ میں ہے: فنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے ملحق ضروریات مسجد کیلئے ہے مثلاً جوتا اتارنے کی جگہ اور غسل خانہ وغیرہ۔

(فتاوی امجدیہ، جلد1، حصہ1، صفحہ399، کتاب الصوم، مکتبہ رضویہ: کراچی)

بحر الرائق میں ہے:"وفی الظھیریۃ وغیرھا:یکرہ فی غرس الاشجار فی المسجد لانہ یشبہ البیعۃ الا ان یکون بہ نفع للمسجد کان یکون ذا نز او اسطوانیۃ لاتستقر فیغرس لیجذب عروق الاشجار ذالک النذر فحینئذ یجوز والا فلا۔۔۔ولا یتخذ المسجد فی بئر ماء لانہ یخل فی حرمۃ المسجد فانہ یدخلہ الجنب والحائض وان حفر فھو ضامن بما حفر الا ما کان قدیما فیترک فبئر زمزم فی المسجد الحرام"ترجمہ: مسجد میں درخت لگانا ناجائز ہے کیونکہ یہ کلیساء کے مشابہ ہے سوائے اس کے کہ جب مسجد کے نفع کیلئے ہو جیسے زمین مسجد نمناک ہو اور درختوں کے بغیر اس کے ستون قرار نہ پکڑتے ہوں تو درخت لگانا جائز ہے ورنہ نہیں۔۔۔اور مسجد میں کنواں نہیں

کھودا جائے گا۔۔۔اور اگر کھودا تو تاوان لازم ہو گا سوائے اس کے کہ وہ کنواں قدیم ہو (یعنی مسجد بننے سے پہلے کا ہو) تو اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا جائے گا جیسے زمزم شریف کا کنواں مسجد حرام میں ہے۔

(بحر الرائق بحوالہ ظہیریہ، کتاب الصلوۃ، فصل لما فرغ من بیان الکراہۃ فی الصلوۃ، جلد2، صفحہ62، دارالکتب العلمیہ: بیروت)

منحۃ الخالق میں ہے:" **قوله والافلادليل على انه لايجوزاحداث الغرس فی المسجدولاابقاءهوفيه لغيرذلک العذرولو کان المسجدواسعاًولو قصدبه الاستغلال للمسجدالخ**"۔ترجمہ: منحۃ الخالق میں فرمایا کہ امام ظہیر الدین کا قول والافلا(ورنہ ناجائز ہے) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عذر کے بغیر مسجد میں ابتداء درخت لگانا بھی ناجائز اور لگے ہوئے درختوں کو باقی رکھنا بھی ناجائز ہے اگرچہ مسجد وسیع ہو اور اگرچہ اس سے مسجد کیلئے کرایہ لینا مقصود ہو۔الخ۔

(منحۃ الخالق علی البحر الرائق، کتاب الصلوۃ، فصل لما فرغ من بیان الکراہۃ۔۔۔جلد2، صفحہ61، دارالکتب العلیہ: بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: اگر درخت مسجد کے مسجد ہونے سے پہلے رکھا گیا تو عدم جواز مذکور کے تحت میں داخل نہیں کہ اس تقدیر پر یہ درخت مسجد میں نہ بویا گیا بلکہ مسجد زمینِ درخت میں بنائی گئی۔ (فتاوی رضویہ، ج16، صفحہ336، رضافاؤنڈیشن: لاہور)

درمختار میں ہے:"**لوبنى فوقه بيتاللامام لايضر لانه من المصالح امالو تمت المسجدية ثم ارادالبناء منع،ولو قال عنيت ذلک لم يصدق تاتارخانيه ،فاذاكان هذافی الواقف فكيف بغيره ،فيجب هدمه ولوعلى جدارالمسجد**"۔ترجمہ: اگر واقف نے مسجد کے اوپر امام کا حجرہ بنا دیا تو جائز ہے کیونکہ یہ مصالح مسجد میں سے ہے لیکن تمام مسجدیت کے بعد اگر وہ ایسا کرنا چاہے تو اسے روکا جائے گا، اگرچہ وہ کہے کہ میرا شروع سے ارادہ تھا، تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی، تاتارخانیہ۔ جب خود واقف کا یہ حکم ہے تو غیر واقف کو کیسے اجازت ہو سکتی ہے۔لہذا ایسی عمارت کو گرادینا واجب ہے اگرچہ وہ مسجد کی دیوار پر ہو۔

(درمختار، کتاب الوقف، باب احکام المسجد، جلد1، صفحہ548، مطبوعہ: لاہور)

جو کچھ نقصان حجرہ مسجد یا دیوار حجرہ مسجد کو پہنچے اسے اپنے داموں سے ویسا ہی بنوادے جیسا پہلے بنا ہوا تھا۔

(فتاوی رضویہ، کتاب الوقف، باب المساجد، جلد16، صفحہ307، رضافاؤنڈیشن: لاہور)

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ أتم و أحکم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفرلہ المولیٰ القدیر

3رجب المرجب1441ھ28فروری 2020

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفی عنه الباري